السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

آمین بالجہر امام وماموم ومنفرد کے لیے صلوۃ جہریہ میں کہنا احادیث صحیحہ مرفوعہ غیر منسوخہ سے ثابت ہے یا نہیں؟ اور اس کا کیا حکم ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

آمین بالجہر کہنا حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہوا ہے' جیسا کہ حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے

عن ابی ہریرۃ قال : کان رسول اللہ صلعم اذافرغ من قراۃ القرآن رفع صوتہ وقال امین۔رواہ الدار قطنی وحسنہ والحاکم۔وصحہ کذافی بلوغ المرام

عن وائل بن الحجر قال : سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم قراغیر المغضوب علیھم ولاالضالین وقال آمین ومد بھا صوتہ۔رواہ الترمذي

پس ان دونوں حدیثوں سے آمین بالجبر کہنا امام کاثابت ہوا۔ لیکن منفرد پس حکم منفرد اور امام کا ہر چیز میں واحد ہے' جیسا کہ احادیج صحیحہ میں مرفوعہ سے ثابت ہے۔ پس جبکہ ثابت ہوا اور واسطے امام کے ،ثابت ہوا واسطے منفرد کے باقی رہا حکم مقتدی کا پس لکھتا ہوں میں کہ مقتدی کا بھی آمین پکار کر کہنا حدیث مرفوع سے مستنبط ہے۔ اس واسطے کہ روایت ہے حضرت ابن عباس سے۔

قال : قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم : ماحسد تکم الیھود علی شئی ماحسد تکم علی (امین) فاکثروا من قول (آمین) رواہ ابن ماجہ

یعنی فرمایا حضرات نے کہ نہیں حسد کیا یہود نے تم لوگوں کے ساتھ کسی فعل کے کرنے سے جس قدر کہ حسد کرتے ہیں تم لوگ آمین کہنے سے۔ پس بہت کثرت کرو آمین کہنے کی۔

اور ظاہر ہے کہ جب تک آمین بالجہر کہی نہ جاوے اور کانوں تک یہود کے آواز اس کی نہ پہنچے جب تک صورت حسد کی نہیں ہوسکتی۔

اور امام بخاری نے باب جہر الاماموم بالتامین میں روایت کی ہے۔

عن باي ہریرۃ ان رسول اللہ صلعم قال اذاقال الامام غیر المغضوب علیھم ولاالضالین فقولوا (امین فانہ قولہ قول الملائکۃ غفرلہ ماتقدم من ذنبہ۔رواہ البخاري

پس لفظ "قولوا" سے جہر قول بالتامین مراد ہے۔ اور موید اس کے ہے عمل حضرت ابوہریرہ کا کہ روایت کیا اس کو شیخ بدرالدین عینی نے کتاب ع مدۃ القاری شرح صحیح بخاری میں بیہقی سے۔

وکان ابوھریرۃ یؤذنا لمروان 'فاشترط ان لایسبقہ بالضالین حتی یعلم انہ قد دخل فی الصف فکان اذا قال المروان ولاالضالین قال ابوہریرۃ "امین یمد بھا صوتہ' وقال : اذاوافق تامین اھل الارض تامین اھل السماء غفرلھم' رواہ البیھقی کذا فی العینی

اور امام ترمذی بعد روایت حدیث وائل بن حجر کے فرماتے ہیں

قال ابوعیسی حدیث وائل بن حجر حدیث حسن' وبہ یقول غیر احد من اھل العلم من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم والتابعین ومن بعدھم یرون ان یرفع الرجل صوتہ بالتامین ولایخفیھا' وبہ یقول الشافعی واحمد واسحاق انتہی

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ مولانا شمس الحق عظیم آبادی

ص153

محدث فتویٰ